سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعتہ المبارک،17-مارچ2017

(یوم الجمع،17-جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 10

807

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ17-مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

خوراک پر عام بحث

ایک وزیر خوراک پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

809

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،17۔مارچ2017

(یوم الجمع،17۔جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر35منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِO

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ
لَا تُلۡهِكُمۡ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُكُمۡ عَن ذِكۡرِ ٱللَّهِۚ
وَمَن يَفۡعَلۡ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ ⑨ وَأَنفِقُواْ
مِن مَّا رَزَقۡنَٰكُم مِّن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَ أَحَدَكُمُ ٱلۡمَوۡتُ فَيَقُولَ
رَبِّ لَوۡلَآ أَخَّرۡتَنِيٓ إِلَىٰٓ أَجَلٖ قَرِيبٖ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ
ٱلصَّٰلِحِينَ ⑩ وَلَن يُؤَخِّرَ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَاۚ
وَٱللَّهُ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ⑪

سُوۡرَۃُ المنَافِقون آیات9 تا11

مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں(9)اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا(10)اور جب کسی کی موت آ جاتی ہے تو اللہ اس کو ہر گز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے(11)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمتِ دو جہاں حامی بے کساں شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبرِ رہبراں سرورِ سروراں تاج دار شہاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خُوشبو سے مہکے چمن در چمن تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا خُوشنوا دلربُا دلکشا مجتبیٰ مصطفیٰ رہنما پیشوا
جملہ محبوبیاں انگنت خوبیاں ہو سکے نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طُور سینہ بنا اُن کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بُلائیں مجھے یاد آئیں مجھے اُڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔اس کے بعد آج ہی اللہ خیر رکھے محکمہ خوراک پر بھی بحث ہو گی۔اس بحث میں جو صاحبان حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔پہلا سوال نمبر 3201 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اور اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔اگلا سوال نمبر 7587 جناب محمد شعیب صدیقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 7950 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں محمد اسلم اقبال کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میٹرو بس کے سٹاف، ٹکٹ اور سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*7950: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس لاہور میں کتنے لوگ روزانہ سفر کرتے ہیں اور ان سے کتنے پیسے ٹکٹ کے چارج کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہاں پر تعینات تمام سٹاف کی Details مع ID Cards اور ڈومیسائل ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) ایک مسافر کے ٹکٹ پر کتنی سبسڈی دی جارہی ہے سالانہ رقم بتائی جائے؟

(د) یہاں پر گزشتہ ایک سال کے بجلی کے بل اور جنریٹر ڈیزل کی رقم بتائی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):

(الف) یکم جولائی2015 سے لے کر30۔جون2016تک کے ریکارڈ کے مطابق لاہور میٹروبس میں روزانہ اوسطاً129,119مسافروں نے سفر کیا۔مسافروں سے فی ٹکٹ20 روپے وصول کئے گئے۔

(ب) تمام پی ایم اے سٹاف جو خالصتاً لاہور میٹروبس پر تعینات ہے،کی تفصیلات"Annex A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) یکم جولائی2015سے لے کر 30۔جون 2016تک لاہور میٹروبس میں سفر کرنے والے مسافروں کی کل تعداد47,245,149تھی۔اسی عرصہ میں کل سبسڈی 2,071,993,840روپے دی گئی۔یوں فی ٹکٹ سبسڈی43.86روپے بنتی ہے۔

(د) یکم جولائی2015 سے لے کر30۔جون2016تک لاہور میٹروبس کے بجلی کے بلوں کی مد میں40,013,460روپے رقم ادا کی گئی اور اس دوران جنریٹروں کے ڈیزل کے لئے 29,789,452روپے رقم ادا کی گئی۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی:جناب سپیکر!جواب کے جز(ج)میں بتایا گیا ہے کہ-/2,071,993,840 روپے کیsubsidyدی گئی ہے۔کیااس ٹرانسپورٹ کوno profit no lossپر نہیں چلایاجاسکتا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!اگر یہ پبلک ٹرانسپورٹ no profit no lossپر چلائی جائے تو پھر کرایہ بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔2۔ارب روپے کی جو subsidyدی جارہی ہے یہ عوام پر منتقل ہو جائے گی۔عوام کو سستی سفری سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے ہی یہ subsidyدی جا رہی ہے۔اس ٹرانسپورٹ سروس سے غریب آدمی استفادہ کرتا ہے۔ بین الاقوامی طور پر بھی جتنی پبلک ٹرانسپورٹ چلتی ہے اس کوfor the greater interest of the public subsidizeکیاجاتاہے۔

جناب محمد انیس قریشی:جناب سپیکر!یہ بڑااچھااقدام ہے کہ حکومت نے عوام کوٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی ہے اور اس پر subsidyبھی دے رہی ہے لیکن یہ کب تک چلے گا؟آپ اس کے اخراجات کم کریں،services reduceکریں اور ٹکٹ کی قیمت زیادہ کرنے کے بارے میں بھی سوچیں۔اس

ٹرانسپورٹ سروس کو مستقل طور پر چلنے کے لئے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا پڑے گا تو حکومت اس کے لئے کیا measures adopt کر رہی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر کی تجویز ہے کہ operational cost کم کی جائے اگر operational cost کم کی جائے گی تو شاید سروس اتنی بہتر نہیں رہے گی۔ عام آدمی کے لئے صاف ستھرے ماحول میں ائر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ سروس مہیا کرنے کے لئے اگر حکومت subsidy دیتی ہے تو اس میں کوئی مضایقہ نہیں کیونکہ یہ subsidy directly غریب آدمی کی جیب میں جاتی ہے اس لئے اس ٹرانسپورٹ سروس کو subsidy دے کر ہی چلایا جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! معزز ممبر انیس قریشی نے بڑاز بردست ضمنی سوال کیا ہے کہ یہ سبسڈی کب تک چلتی رہے گی؟ اس طرح تو اس کا کوئی end نظر نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب! اس سوال کا جواب منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ ہر ایک مسافر کو 43 روپے subsidy دے رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ حکومت subsidy دے کر لوگوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کر رہی ہے مگر کب تک اور یہ بوجھ کبھی نہ کبھی تو ختم ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: حکومت یہ subsidy عوام کی بہتری کے لئے دے رہی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ کام عوام کی بہتری کے لئے زبردست ہے مگر ہر چیز کی ایک limit ہوتی ہے آپ subsidy دینے کے لئے endless تو نہیں جا سکتے ناں!

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ممبر موصوف کا سوال یہ ہے کہ unending subsidy نہیں ہونی چاہئے۔ اگر گورنمنٹ کو عوام اور خصوصاً غریب آدمی کے لئے subsidy دینی پڑتی ہے اور اگر وہ unending subsidy بھی ہے تو وہ دینی چاہئے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسے کہاں سے نکال کر یہ subsidy دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ بجٹ میں reflected ہوتا ہے کہیں اور سے پیسے نکال کر subsidy نہیں دی جاتی۔ Subsidy is reflected in the budget document.

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7264 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 7884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں پبلک ٹرانسپورٹ کی چیکنگ کے نظام سے متعلقہ تفصیلات

*7884: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں ایم وی ایز کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور کتنے آفیسرز تعینات ہیں اوور لوڈ نگ، اوور چارجنگ، پبلک ٹرانسپورٹ میں فلمیں اور موسیقی چلانے کی غیر قانونی کارروائیوں کو چیک کرنے کا کیا نظام ہے اور ہفتہ وار یا ماہوار کیسے اس کی مانیٹرنگ کی جاتی ہے ضلع بہاولپور کی ماہ اپریل 2016 کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) ایک پبلک ٹرانسپورٹ وہیکل اپنے ماڈل کے کتنے سال تک اس مقصد کے لئے سڑکوں پر چلائی جا سکتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں ایم وی ایز کی کل 40 اسامیاں ہیں اور ان میں سے فی الوقت 32 سیٹوں پر ایم وی ایز تعینات ہیں۔

اوور لوڈ نگ اوور چارجنگ، پبلک ٹرانسپورٹ میں فلمیں اور موسیقی چلانے کی غیر قانونی کارروائیوں کو چیک کرنے کے لئے ہر ضلع میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے سیکرٹری DRTA اور MVE, MMPI یا TSI روزانہ کی بنیاد پر چیکنگ کرتے ہیں اور اس کی رپورٹ محکمہ ہذا

میں بھجوائی جاتی ہے اس کے علاوہ ٹریفک پولیس بھی ایسی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتی ہے۔

بہاولپور میں DRTA کی دو چیکنگ ٹیمیں ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر ٹریفک چیکنگ کرتی ہیں اور انہوں نے ماہ اپریل میں اوور چارجنگ کی مد میں 318 چالان کئے اور۔/3,55,100 روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ اوورلوڈنگ کی مد میں 150 چالان کئے گئے اور۔/2,23,500 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ٹی وی / سی ڈی اور ٹیپ ریکارڈر کی مد میں 25 چالان کئے گئے ہیں اور چار گاڑیوں کے آلات موسیقی قبضہ میں لئے گئے۔

(ب) تمام پبلک ٹرانسپورٹ وہیکلز فٹنس (Fitness) کی میعاد تک چلانے کی اجازت ہے اور فٹنس کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے سویڈن کے تکنیکی اشتراک سے بین الاقوامی معیار کے مطابق کمپیوٹرائزڈ نظام Vehicles Inspection (VICS) and Certification System نافذ کر دیا ہے اور (VICS) کے تحت پہلے دو سٹیشن نے کالا شاہ کاکو اور گرین ٹاؤن لاہور میں کام شروع کر دیا ہے جبکہ پنجاب کے باقی تمام اضلاع میں جون 2017 تک (VICS) سٹیشن اپنا کام شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ایک public transport vehicle اپنے ماڈل کے کتنے سال تک اس مقصد کے لئے سڑکوں پر چلائی جا سکتی ہے؟ جواب میں کوئی چار پانچ سال یا مخصوص عرصے کا ذکر نہیں ہے لیکن یہ صورتحال دیکھنے میں آتی ہے اکثر ویگنیں بارہ سیٹیں منظور ہوتی ہیں جبکہ اُس میں بائیس بائیس سیٹیں بنائی ہوئی ہوتی ہیں، اُن میں پھٹے لگائے جاتے ہیں اور سواریاں ٹانگوں میں ٹانگیں ڈال کر بیٹھی ہوتی ہیں بلکہ اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا بٹھایا گیا ہوتا ہے اُس پر ظلم بالایہ ہے کہ ان ویگنوں میں گیس کے سلنڈر لگائے جاتے ہیں اس طرح سے ہمارے ضلع چنیوٹ میں ایک حادثہ ہوا کہ سلنڈر کی وجہ سے ویگن میں آگ لگی تو سواریاں چونکہ ویگن میں پھنس کر بیٹھی ہوئی تھیں تو وہ چھلانگیں لگانے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ نکل نہ سکے اور وہیں کوئلہ ہو کر مر گئے۔ وزیر موصوف اس حوالے سے کوئی بہتر نظام متعارف کرانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ممبر موصوف نے "ٹانگوں میں ٹانگیں ڈال کر بیٹھنے" والی جو بات کی ہے ان الفاظ کو حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ایسے الفاظ بولنے کے حوالے سے ذرا خیال کیا جائے اگر ان الفاظ میں کوئی غلط sense ہے تو ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تجویز دی ہے کہ ویگنوں میں بہتری لائی جائے۔ ٹرانسپورٹ کی fitness کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے VICS کا نظام متعارف کرایا جا رہا ہے جس کے لئے 2 stations نے کام شروع کر دیا ہے اور یہ سسٹم ڈویژنل ہیڈکوارٹرز اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز میں متعارف کرایا جائے گا۔ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے ایک گزارش کر دوں کہ پاکستان کے اندر اموات کا rate 17.4 per hundred thousand ہے جبکہ سویڈن میں یہ rate 2.5 per hundred thousand ہے اسی لئے Swedish Government کے اشتراک سے پاکستان میں یہ نظام متعارف کرایا جا رہا ہے اور یہ ٹرانسپورٹ کے لئے fitness certificate جاری کریں گے اور subsequently private vehicles کو بھی یہ fitness certificate مہیا کیا جائے گا جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ ٹائی راڈ کھل گیا ہے یا فلاں حادثہ اس وجہ سے پیش آیا کہ unfit گاڑی سڑک کے اوپر تھی تو اس سے اُن چیزوں کا تدارک کیا جائے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ سعودی عرب اور عرب امارات میں ہر پرائیویٹ گاڑی کو بھی ہر سال fitness certificate لینا پڑتا ہے تب ہی وہ گاڑی سڑک پر آ سکتی ہے تو وزیر موصوف کوئی یقین دہانی کروائیں گے کہ کتنے سالوں میں پنجاب کے تمام اضلاع میں یہ نظام پوری طرح سے لاگو ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جون 2017 تک تمام اضلاع میں VICS کا نظام متعارف کرا دیا جائے گا اور public transport میں سال میں دو دفعہ fitness certificate لینا پڑے گا تو انشاءاللہ motor vehicles fit ہوں گی اور ان حادثات پر قابو پانے میں بہت مدد ملے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ ایک public transport vehicle اپنے ماڈل کے کتنے سال تک اس مقصد کے لئے چلائی جا سکتی ہے لیکن محکمہ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! رولز میں پبلک ٹرانسپورٹ کے حوالے سے کہیں پر period کا کوئی ذکر نہیں ہے جب تک کوئی پبلک ٹرانسپورٹ fit ہے اور road worthiness ہے تب تک وہ چلائی جا سکتی ہے اور اگر کوئی گاڑی testing پر پورا اُترتی ہے تو it can be any model

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال اس لحاظ سے بڑا valid ہے کہ road accidents میں لوگوں کی جانوں کا جو نقصان ہو رہا ہے وہ unfitness کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ گاڑی دیکھے بغیر fitness certificate جاری کیا جاتا ہے تو یہ نظام کب تک چلتا رہے گا؟

جناب سپیکر! 8/10 ماہ پہلے آپ Chair پر موجود تھے میرا سوال تھا کہ یہ fitness کا نظام کب تک چلے گا تو پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان) نے کہا تھا کہ ہم VICS کا نظام لا رہے ہیں لیکن آج تک اُس حوالے سے کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔ آپ امریکہ یا جاپان میں جا کر اُن کا ٹرانسپورٹ کا سسٹم دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ انہوں نے بتا دیا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 7964 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اورنج لائن ٹرین منصوبہ لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*7964: **جناب احسن ریاض فتیانہ**: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین لاہور منصوبہ کتنی مالیت کا ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کام سے پہلے اس کی فزیبلٹی رپورٹ اور پلاننگ کس کس محکمہ سے بنائی گئی تھی؟
(ج) اس منصوبہ میں کتنے لوگوں کی زرعی اور کمرشل اراضی آئی؟
(د) ان متاثرین کو کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی ہے۔ کتنی بقایا ہے؟
(ہ) ان متاثرین کو زرعی اور کمرشل اراضی کی رقم کی ادائیگی کس شرح سے کی گئی ہے۔
(و) کتنے افراد کو Special Package اور compensation دی گئی ہے ان افراد کے نام، پتاجات اور ان کی اراضی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(ز) جب سے یہ منصوبہ شروع ہوا ہے اس وقت سے آج تک اس منصوبہ کی وجہ سے کتنے افراد ہلاک ہوئے ان کے نام، ولدیت اور ان کی حکومت نے مالی امداد کی تو کتنی کی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور اورنج ٹرین منصوبہ 1.6266 بلین ڈالر مالیت کا ہے۔
(ب) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی فزیبلٹی رپورٹ ایک نجی کمپنی ایم وی اے ایشیا Martin and Voorhees Associates نے بنائی تھی بعدازاں اس فزیبلٹی رپورٹ میں نیسپاک نے ترمیم کی تھی۔
(ج) اورنج لائن ٹرین میں کل 2171 لوگوں کی اراضی زیر آمدہ ہوئی جس میں سے 237 رہائشی، 735 زرعی اور 1199 کمرشل یونٹس ایکوائر ہوئے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور special package کے تحت کمرشل اراضی کی مد میں آنے والے رقبے کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ان متاثرین کو زیر ایوارڈ مبلغ۔/10,12,38,81,467 روپے ادا کئے گئے اور مبلغ 7,03,58,90,493 روپے کی ادائیگی بقایا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور بصورت special package ۔/1,39,60,26,313 روپے ادا کئے جا چکے ہیں اور ۔/26,30,73,650 روپے کی ادائیگی بقایا ہے اس طرح متاثرین کو کل میزان۔/11,51,99,07,818 روپے ادا کئے جا چکے ہیں جبکہ ۔/7,29,13,88,488 روپے کی ادائیگی بقایا ہے۔

(ہ) متاثرین کو زرعی اور کمرشل اراضی کی رقم کی ادائیگی جس شرح سے کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور special package کے تحت کمرشل اراضی کا معاوضہ 35لاکھ روپے فی مرلہ کے حساب سے دیا گیا اور رقبہ کی حدود دو مرلہ تک مقرر کی گئی تھی جبکہ کسی قسم کی زرعی اراضی کا معاوضہ special package کے تحت نہیں دیا گیا۔

(و) اب تک special package سے 371افراد کو معاوضہ دے دیا گیا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) جب سے اورنج لائن ٹرین منصوبہ شروع ہوا ہے اس وقت سے تقریباً چودہ افراد کی ہلاکت ہوئی ہے جن کے نام، ولدیت اور حکومت کی طرف سے دی جانے والی امداد کی تفصیل تتمہ (و)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جز(د) میں لکھا ہے کہ ان متاثرین کو زیر ایوارڈ مبلغ 10,12,38,81,467/۔روپے ادا کئے گئے اور مبلغ7,03,58,90,493روپے کی ادائیگی بقایا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور بصورت special package 1,39,60,26,313/۔روپے ادا کئے جا چکے ہیں اور 26,30,73,650/۔روپے کی ادائیگی بقایا ہے اس طرح متاثرین کو کل میزان 11,51,99,07,818/۔ روپے ادا کئے جا چکے ہیں جبکہ 7,29,13,88,488/۔روپے کی ادائیگی بقایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ اوپر 10۔ارب اور 7۔ارب اور نیچے پھر کل دوبارہ 11۔ارب اور 7۔ارب روپے ہیں تو یہ نمبروں کا فرق کیوں ہے؟

جناب سپیکر! میں دوسرا ضمنی سوال بھی ساتھ ہی کر لیتا ہوں تاکہ ایک ہی دفعہ جواب آ جائے۔ یہ special package پر بھی روشنی ڈال دیں کہ جو کمرشل پراپرٹی خریدی گئی ہے وہ کس special package کے تحت خریدی گئی ہے اور زرعی پراپرٹی پر commercial package کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں پہلے special packageکے متعلق بتا دیتا ہوں کہ کمرشل پراپرٹی special packageکے تحت نہیں خریدی گئی۔special packageان لوگوں کو دیا گیا ہے جو عمارتیں اس روٹ میں آئیں، جو لوگ وہاں پر کافی عرصہ سے قیام پذیر تھے اور ان کے پاس پراپرٹی کے مالکانہ حقوق کے کاغذات نہیں تھے لیکن ان کا قبضہ کافی عرصہ سے تھا توان کوspecial packageکے تحتcompensationدی گئی۔اس کے علاوہ ان کا جو دوسراfiguresسے متعلق سوال ہے کہ فرق ہے تو میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے جو ہم نے مہیا بھی کی ہے۔اس کے اندر تمام لوگوں کی تفصیل موجود ہے جنہیںcategory wise compensationدی گئی ہے۔ اس میں فرق نہیں ہے بلکہ جواب آنے کے بعد مزید compensation دی گئی ہے جس کی وجہ سے اب یہ figureبھی تبدیل ہو گئی ہو گی۔ Land Acquisition Actکے تحتcompensation awardہوتا ہے اس میں پہلے پیسے جمع کرانے پڑتے ہیں۔اس معاملہ میں کچھ لوگوں نے وہاں سے پیسے نہیں لئے اور وہlitigationمیں چلے گئے یا کسی اور وجہ سے انہوں نے وہ پیسے وصول نہیں کئے لیکن گورنمنٹ نے وہcompensationکے پیسے collectorکے پاس جمع کرا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر8351جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!بہت سے محکموں سے اس کی تفصیل حاصل کرنی تھی۔یہ سوال دسمبر میں آیا ہے۔ہم جلد اس کا جواب لے لیں گے۔

جناب سپیکر:اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر!سوال نمبر8359ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی محکمہ ٹرانسپورٹ کو فراہم کردہ گرانٹ ودیگر تفصیلات

*8359: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی محکمہ ٹرانسپورٹ کو مالی سال15-2014اور16-2015کے دوران کتنی آمدن مدوار وصول ہوئی؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے کتنے ملازم عہدہ اور گریڈوار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے تحت کس کس روٹ پر کتنی بسیں چل رہی ہیں اور کتنے نئے روٹس شروع کئے گئے ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ خواتین کے لئے علیحدہ بس چلانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری ڈی آر ٹی اے راولپنڈی سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کو مالی سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران جو آمدن مدوار وصول ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	مد	آمدن
1	2014-15	روٹ پرمٹ فیس	5,78,52,800/-
		پاسنگ فیس	3,36,54,400/-
		عدالتی جرمانہ	68,60,500/-
		کل	9,83,67,700/-
2	2015-16	روٹ پرمٹ فیس	7,45,50,750/-
		پاسنگ فیس	3,68,50,400/-
		عدالتی جرمانہ	52,56,850/-
		کل آمدن	11,66,58,000/-

(ب) ضلع راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی عہدہ اور گریڈوار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	گریڈ
1	سیکرٹری ڈی آر ٹی اے	01	18
2	سپرنٹنڈنٹ	01	17
3	موٹر موبائل پٹرول انسپکٹر	01	16
4	اسسٹنٹ	01	16
5	سٹینوگرافر	01	14
6	سینئر کلرک	01	14
7	موٹر وہیکل ایگزامینر	02	11
8	جونیئر کلرک	04	11
9	ڈرائیور	01	04
10	نائب قاصد	01	02

11	چوکیدار	01	02
12	خاکروب	01	02
13	سپاہی	02	05
	کل تعداد	18ملازمین	

(ج) ضلع راولپنڈی میں بسوں کے منظور شدہ کل روٹ 11 ہیں جن میں سے ایک روٹ نمبر B-10 جو کہ ٹی ایم اے بلڈنگ راولپنڈی تا گوجر خان ہے جس پر 2012 میں 15 بسیں چلائی گئی تھیں۔ باقی ماندہ روٹس پر ابھی تک کوئی بس نہ چل سکی ہے تاہم ٹرانسپورٹر حضرات کو آمادہ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں تاکہ باقی ماندہ منظور شدہ روٹس پر بھی اس سروس کا اجراء ہو سکے۔

(د) ضلع راولپنڈی میں خواتین کے لئے فی الحال علیحدہ بس سروس شروع نہیں کی جارہی کیونکہ حال ہی میں حکومتِ پنجاب کی طرف سے میٹرو بس سروس شروع کی گئی ہے جس میں خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے اس کے علاوہ لوکل بسوں اور ویگنوں میں خواتین کے لئے علیحدہ سیٹیں مختص ہیں جو کہ خواتین کی سفری سہولیات کو پورا کر رہی ہیں اس لئے خواتین کے لئے علیحدہ بس سروس کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب میں لکھا ہے ضلع راولپنڈی میں بسوں کے منظور شدہ کل روٹ 11 ہیں جبکہ ایک روٹ پر B-10 بس چلائی جارہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 11 روٹ ہیں اور بس صرف ایک روٹ پر چلائی جارہی ہے جبکہ راولپنڈی ایک بڑا شہر ہے اور اس کی بہت زیادہ آبادی ہے تو باقی روٹس پر بسیں کیوں نہیں چلائی جارہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے ایک روٹ پر بسیں چلائی جارہی ہیں۔ ان کا سوال محکمہ ٹرانسپورٹ کی بسوں کے متعلق تھا اس کا جواب دیا گیا ہے۔ باقی روٹس پر لوکل پرائیویٹ بسیں اور ویگنیں چلتی ہیں محکمہ ٹرانسپورٹ کی ان روٹس پر کوئی ویگن یا بس نہیں چل رہی۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! راولپنڈی میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے گیارہ روٹس ہیں تو باقی پر کیوں بسیں نہیں چلائی جارہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! بتدریج بسوں میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ جس طرح لاہور میں مزید 200 بسیں عنقریب آجائیں گی پہلے 262 بسیں چل رہی ہیں۔ اسی طرح باقی شہروں میں بھی محکمہ ٹرانسپورٹ کی بسیں بھی چلیں گی لیکن فرنچائز بھی دی گئی ہیں اور پرائیویٹ کمپنیوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ان روٹس پر اپنی بسیں چلائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو ایک تجویز دینا چاہوں گی کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کا سارا زور لاہور پر ہے۔ میں آج اخبار میں دیکھ رہی تھی کہ بہت بڑی بڑی سرخیاں Speedo Buses کے نام سے لگی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال کرنے دیں۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ لبنیٰ ریحان!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا یہی سوال ہے کہ کب تک باقی روٹس پر بھی بسیں چلائی جائیں گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کے لئے advertise کر دیا گیا ہے۔ اس میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت جس طرح لاہور میں بسیں چلائی گئی تھیں تمام بڑے شہروں میں اسی طرح کی ٹرانسپورٹ سروس جلد ہی چل جائے گی۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (د) میں کہا گیا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں خواتین کے لئے فی الحال علیحدہ بس سروس شروع نہیں کی جارہی اور اس کا ارادہ نہیں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ راولپنڈی کے لئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے میٹرو بس کا تحفہ بہت اچھا اقدام ہے لیکن جہاں پر میٹرو بس نہیں ہے وہاں پر خواتین کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ روٹس پر جو بسیں اور ویگنیں چلائی جاتی ہیں ان کی سیٹیں خواتین کے لئے ناکافی ہیں۔ میرا سوال یہی ہے کہ کیا خواتین کے لئے بھی کوئی ٹرانسپورٹ کا سلسلہ شروع کیا جائے گا یا کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! فی الحال تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ خواتین کے لئے بسوں میں علیحدہ compartment رکھا جاتا ہے۔ اس پر عملدرآمد بھی کرایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8368 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8339 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس

سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3201 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7587 جناب محمد شعیب صدیقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7264 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اورنج لائن ٹرین منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*7264: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب مکمل ہو گا؟

(ب) کیا اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نہیں میں ہے تو اس منصوبہ کے لئے کہاں سے، کن شرائط پر، کتنا قرضہ لیا گیا ہے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبے کی تکمیل مالی سال18۔2017 میں متوقع ہے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جز(ب) کے جواب کی روشنی میں جز(ج) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب مکمل ہو گا تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ اورنج لائن ٹرین منصوبے کی تکمیل مالی سال 18۔2017 میں متوقع ہے۔ کیا یہ درست ہے اس منصوبے کے بہت سے کیسز عدالت عالیہ میں ہیں اور کچھ ایسی جگہیں ہیں جن کے کیسز ابھی تک pending ہیں ان پر کوئی فیصلہ بھی نہیں ہو پایا تو اس کا انہوں نے کیا solution نکالا ہے کیونکہ یہ تو 18-2017 کی ڈیڈ لائن دے رہے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!جن جگہوں پر عدالت کے حکم پر کام رُکا ہوا ہے، وہadjudication ہیں توجو بھی عدالت کا فیصلہ ہوگا اس کے مطابق alternateسوچا جائے گااور باقی جگہوں پر کام جاری ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!عدالت کا فیصلہ کب تکexpectedہے؟

جناب سپیکر: محترمہ!وہ پیروی توکر رہے ہیں اب یہ تو نہیں پتا کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!عدالت سے تو نہیں پوچھا جا سکتا ناں کہ کب یہ فیصلہ ہوگا؟

جناب سپیکر: محترمہ!یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ جلد ہی فیصلہ ہو جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میں نے جز(ب)میں پوچھا ہے کہ کیا اورنج ٹرین منصوبہ پر پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے تو اس کے جواب میں لکھا ہے کہ پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے میں اس کی تفصیل جاننا چاہوں گی کہ اس کی کیا تفصیلات ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!اگر یہfresh questionکریں گی تو ہم اس کی مکمل تفصیل ان کو فراہم کر دیں گے کہ کس سیکشن پر کتنے روپے لگ رہے ہیں؟ یہ سوال پوچھا نہیں گیا تھا اس لئے اس کی وہ تفصیل میں یہاں پر شاید نہ دے سکوں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہmatter sub-judiceہے لہٰذا آپ بھی احتیاط کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!یہ وہmatterنہیں ہے لہٰذا یہ تو ان کے علم میں ہونا چاہئے کہ اگر پنجاب حکومت اپنے وسائل خرچ کر رہی ہے تو وہ وسائل کتنا قرض لے کر خرچ کر رہی ہے اور حکومت پر اس کا کتناburdenہے، کتنی اس پر سبسڈی دی جا رہی ہے مطلب کہ اس کا ہمیں کیا فائدہ یا نقصان ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!جب یہ پراجیکٹ چلے گا تو اس وقت ہیdecideہوگا اور تب ہی اس پرpassengersکو سبسڈی دی جائے گی یہ تو انہوں نےsubsequent questionکر دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!وہ جو پوچھ رہی ہیں اس کے بارے میں آپ بتا سکتے ہیں یا نہیں کہ اس منصوبے پر اب تک کتنا خرچہ ہو چکا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!اس پر کوئی extra expenditure نہیں ہے تو میں اس پراجیکٹ کی total cost آپ کو بتا سکتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت اپنے کون سے وسائل خرچ کر رہی ہے،اس کی تفصیل بتادیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!اورنج لائن ٹرین منصوبے کے لئے جو پیسے مختص کئے گئے ہیں وہ تو budget document میں reflected ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!وہ بجٹ میں تو موجود ہی نہیں ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!اس سال جو mass transit کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں وہی پیسے اس پر خرچ ہوں گے۔ اگلے سال جو باقی loan component ہوگا وہ bank سے لیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!کون سے بنک سے لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ کون سے بنک سے loan لیا جائے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!میں نے گزارش کی ہے کہ اگر ان کو یہ ساری تفصیل چاہئے تو یہ fresh question دے دیں ہم ان کو exact figures دے دیں گے لہٰذا میں یہاں پر کوئی wrong figure quote نہیں کرنا چاہتا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں یہ پنجاب حکومت کتنے وسائل خرچ کر رہی ہے کیونکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ہاں جی پنجاب حکومت وسائل خرچ کر رہی ہے تو اس کے بارے میں ان کے ذہن میں کچھ figure تو ہو گی کہ پنجاب حکومت کیا وسائل خرچ کر رہی ہے تاکہ ایوان کو بھی پتا چلے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ تینوں ایک ساتھ ہی سوال کر لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے mover سے اجازت لے لی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! mover نے اجازت نہیں دینی اجازت تو میں نے دینی ہے۔ جی، پوچھیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں loan component ہے تو اس کی مالیت کے بارے میں، میں بتا دیتا ہوں انہوں نے اگلے سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ 1.6266 بلین ڈالر کا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ آپ کون سے سوال کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں صرف ان کی انفارمیشن اور ایوان کی انفارمیشن میں اضافہ کر رہا ہوں کہ لاہور اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ 1.6266 بلین ڈالر کا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جب ہم اس سوال پر جائیں گے تو پھر اس کے بارے میں بات کریں ابھی اس سوال کے بارے میں بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ اس میں loan component ہے۔ جز(ج) میں سوال تھا کہ اگر جز(ب) کا جواب نہیں میں ہے تو اس منصوبہ کے لئے کہاں سے، کن شرائط پر، کتنا قرضہ لیا گیا؟ منسٹر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ قرضہ لیا گیا ہے تو جز(ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ جز(ب) کے جواب کی روشنی میں جز(ج) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کا یہ سوال تھا کہ کیا اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جی ہاں پنجاب اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے اس کے لئے علاوہ جو loan component ہے اس کے لئے rolling stock اور مشینری آئے گی وہ loan component ہے، جب اس پراجیکٹ کی ساری چیزیں آئیں گی تو یہ اس وقت کا جواب ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کی ہے کہ اگر ان کو اس کی مکمل تفصیل چاہئے تو یہ نیا سوال کریں ہم ان کو مکمل اس کی تفصیل فراہم کر دیں گے۔ انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس میں یہ لکھا تھا کہ کیا گورنمنٹ اپنے وسائل خرچ کر رہی ہے؟ تو پنجاب گورنمنٹ اپنے وسائل خرچ کر رہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر آپ جز(ج) میں دیکھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ اگر جز(ب) کا جواب نہیں میں ہے تو اس منصوبہ کے لئے کہاں سے، کن شرائط پر، کتنا قرضہ لیا گیا؟ قرضہ تو لیا گیا ہے جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے صحیح فرمایا ہے کہ انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہے کہ وہ جز(ب) کا جواب ہے تو کن شرائط پر قرضہ لیا گیا یہ تو ان کو بتانا چاہئے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب وہ شرائط طے ہوں گی تو میں ان کو بتاؤں گا میں پہلے ہی کیسے ان کو بتادوں کہ ہم نے کن شرائط پر قرضہ لیا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ نے ایک منصوبہ شروع کیا ہوا ہے، آپ نے اس کے لئے قرضہ لیا ہوا ہے اور آپ نے ابھی تک شرائط ہی طے نہیں کیں، یہ صوبہ کس طرح سے چل رہا ہے یہ کوئی اندھیر نگری ہے کہ آپ نے ایک اتنا بڑا پہاڑ جیسا پراجیکٹ شروع کر لیا لیکن آپ نے ابھی تک اس کی شرائط ہی نہیں رکھی ہوئیں یعنی مطلب کہ آپ نے مزید کتنا عوام کو ڈبونا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی پہلے جس طرح ایک معزز ممبر نے بتایا ہے کہ ایک اور سوال کے جواب میں اس پراجیکٹ کی total cost لکھی ہوئی ہے۔ اس میں جو loan component ہے وہ Exim Bank of China سے لیا جا رہا ہے اور یہ loan اس مشینری اور اس کے جو equipment ہیں جو کہ Chinese Company جس کے پاس یہ کنٹریکٹ ہے وہ جو مہیا کرے گی یہ loan component اس کے لئے ہے۔ اس وقت land acquisition اور civil work جو ہو رہے ہیں اس کے لئے گورنمنٹ اپنے وسائل استعمال کرتے ہوئے اس کو مکمل کر رہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ جو مشینری لی گئی ہے وہ مفت تو نہیں دی گئی اس کے لئے کوئی نہ کوئی شرائط تو ہوں گی جس کی base پر انہوں نے یہ مشینری دی ہے لہٰذا ایسے تو نہیں ہو سکتا کہ بغیر کسی agreement کے انہوں نے کہا جی آپ اللہ واسطے یہ مشینری لے لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں اسی بارے میں گزارش کر رہا ہوں کہ ان کو اگر اس کی مکمل تفصیل چاہئے تو یہ نیا سوال کریں ہم ان کو مکمل اس component کی تفصیل، کن شرائط پر، کس interest rate پر، کتنا loan کس بنک سے لیا گیا ہے وہ تمام تفصیل فراہم کر دیں گے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو اصولی طور پر اس کا جواب دینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے اس بارے میں کتنے سوال ہو گئے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ جب ایک معزز ممبر بات کر رہا ہو تو دوسرے ممبران کو اس کی بات سننی چاہئے اور اپنی نشست پر بیٹھ کر سننی چاہئے۔ یہ جو cross talk والی اس اسمبلی میں روایت ہے اس کو آپ کو discourage کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ مجھ سے مخاطب تھیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہ نیا سوال کریں گی تو ہم اس کی تمام تفصیلات مہیا کر دیں گے۔ میں یہاں پر کوئی غلط figure quote کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں کوئی غلط انفارمیشن اس ایوان کے سامنے دینا چاہتا ہوں۔ میرے پاس جتنی انفارمیشن تھی میں نے آپ کو بتادی ہے اگر ان کو مزید کوئی انفارمیشن چاہئے تو ہم انشاء اللہ ان کو فراہم کر دیں گے and then again she stands up without seeking permission from the Chair اس کو kindly discourage ضرور کریں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی معزز منسٹر صاحب سے صرف یہ کہوں گی کہ محکمہ سے پوچھا جائے کہ جز(ج) میں اس کی تفصیل مانگی گئی تھی جو کیوں نہیں دی گئی؟ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو تفصیل سے آگاہ کر دیا جائے گا لیکن already جب اس میں لکھا ہوا ہے کہ کن شرائط پر قرضہ لیا گیا ہے اس حوالے سے ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے تو وہ تفصیل کیوں نہیں بتائی گئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں اس کا جواب گوش گزار کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ کیا گورنمنٹ اپنے exchequer سے یہ پیسے خرچ کر رہی ہے جس پر ہم نے کہا کہ گورنمنٹ اپنے exchequer سے ہی پیسے خرچ کر رہی ہے۔ اس کے اندر جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ اگر گورنمنٹ خود سے خرچہ نہیں کر رہی تو پھر انہوں نے loan کہاں سے لیا لیکن ہم خرچہ خود ہی کر رہے ہیں اور جب ہم loan component میں آئیں گے تو اس کی تفصیلات ایوان کو مہیا کر دیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 7884 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لیکن یہ take up ہو چکا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8351 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8368 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8339 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے جو کہ pending کر دیا گیا ہے۔ اب سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ماس ٹرانزٹ ٹرین چلانے کے منصوبہ کو ختم کرنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

***3201: میاں خرم جہانگیر وٹو:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ نے 2008 میں صوبائی دارالحکومت کے شہریوں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے ماس ٹرانزٹ ٹرین چلانے کے لئے ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ معاہدہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس معاہدے کے مطابق فزیبلٹی رپورٹ مکمل ہو چکی تھی اور ابتدائی کام تیاری کے مراحل میں تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ معاہدہ ختم کر دیا گیا، معاہدہ ختم کرنے کی کیا وجوہات ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت دوبارہ پرانے راوی پل سے کاہنہ تک ٹرین چلانے کا منصوبہ بنا رہی ہے جو سابقاً ماس ٹرانزٹ منصوبہ ہی کی طرز پر ہے اگر ہاں تو تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سابقاً منصوبہ جو محکمانہ غفلت کے سبب ختم ہو گیا تھا اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) حکومتِ پنجاب کی ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ صوبائی دارالحکومت کے شہریوں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے گرین لائن پر ماس ٹرانزٹ ٹرین چلانے کے لئے 2008 میں بات چل رہی تھی۔ اس سلسلے میں حکومتِ پنجاب نے ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ کوئی معاہدہ سائن / دستخط نہیں کیا تھا۔ بات چیت میں ماس ٹرانزٹ پراجیکٹ اور قرضہ کے حصول کے لئے شرائط طے کی جا رہی تھیں۔ تاہم کوئی حتمی معاہدہ سائن / دستخط نہیں ہوا تھا۔

(ب) ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے ماس ٹرانزٹ پراجیکٹ کی کوئی فزیبلٹی رپورٹ نہیں بنائی بلکہ حکومتِ پنجاب، محکمہ ٹرانسپورٹ نے 2006 میں MVA Asia (PVT) Ltd کمپنی کے ذریعے گرین لائن کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کروائی تھی۔ 2008 میں حکومتِ پنجاب محکمہ ٹرانسپورٹ نے فرانس کی کمپنی SYSTRA (سسٹرا) سے گرین لائن کے لئے انجینئرنگ ڈیزائن تیار کروایا تھا۔

(ج) ایشین ڈویلپمنٹ بنک اور حکومتِ پنجاب کے درمیان کوئی معاہدہ سائن نہیں ہوا تھا لہٰذا معاہدہ ختم کرنے کے متعلق سوالات (ج) اور (ہ) غیر ضروری ہیں۔

(د) پرانے راوی پل سے کاہنہ تک ٹرین چلانے کا کوئی منصوبہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے زیرِ غور نہ ہے۔

لاہور اربن ٹرانسپورٹ کے بارے میں تفصیلات

*7587: جناب محمد شعیب صدیقی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں عوام کے مفاد کے مدنظر اربن ٹرانسپورٹ روٹس پر فرنچائزڈ بس سروسز شروع کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن روٹس پر فرنچائز بس سروس موجود ہے وہاں کوئی دوسری پبلک ٹرانسپورٹ نہیں چل سکتی اس کی وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فرنچائز بس سروس کے روٹ کے لئے بسوں کی تعداد بھی مقرر کی جاتی ہے اگر ہاں تو کیا لاہور میں ہر روٹ پر بسوں کی تعداد پوری ہے اگر نہیں تو اس سلسلے میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اقدامات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) فرنچائز بس سروس کا آغاز لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے قیام سے قبل کیا گیا تھا جس کے تحت شہر میں مختلف اربن روٹوں پر بسیں چلائی گئی تھیں لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے قیام کا مقصد لاہور شہر اور گردونواح میں اربن ٹرانسپورٹ کی ابتر صورت حال میں فوری طور بہتری لانا تھا، سال 2011 میں پہلے غیر ملکی بس آپریٹر میسرز فوٹاں پاک بس نے لاہور شہر میں نئی 111 سی این جی /اے سی بسوں کے ساتھ بس سروس کا آغاز کیا۔ حکومت پنجاب کی طرف سے متعلقہ بس آپریٹر کو بسوں کی خریداری پر فلکس کیپیٹل سبسڈی فراہم کی گئی۔

سال 2012 میں چین سے 350 اکائی بسیں درآمد کی گئیں جن میں سے 88 بسیں ضلع لاہور کے علاوہ پنجاب کے دوسرے چھ بڑے اضلاع (فیصل آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ملتان، بہاولپور) میں چلائی گئیں۔ شہر لاہور میں 262 بسیں مختلف ملکی و غیر ملکی بس آپریٹرز کے تعاون سے چلائی گئیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)	پلیٹ فارم (ترکی)	(2)	پاکوز (ترکی)
(3)	پاکور گلوبل (کوریا)	(4)	فرسٹ بس (پاکستان)

حکومت پنجاب نے ان بسوں کی فراہمی پر بھی متعلقہ آپریٹروں کو آپریشنل سبسڈی (روزانہ کی بنیاد پر) کے علاوہ 20 فیصد کیپیٹل سبسڈی فراہم کی تاکہ عوام الناس کو بہترین سفری سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

(ب) شہر لاہور میں مختلف اربن روٹوں پر عوام الناس کی سفری سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے سال 2006 میں ایک جامع پلان تیار کیا گیا جس کے تحت مختلف پرائیویٹ بس آپریٹرز کو اربن روٹ آلاٹ کئے گئے ہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ بس سروس کی وجہ سے دوسری پبلک ٹرانسپورٹ کو روٹ پر چلنے کی اجازت نہ ہے بلکہ شہر میں سڑکوں کی مناسبت اور شہریوں کی

بہترین سفری سہولیات کے پیش نظر مختلف روٹوں پر موزوں پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کو ممکن بنایا جاتا ہے اوراس پبلک ٹرانسپورٹ میں بس، ویگن اور مزدا شامل ہیں۔

(ج) 312 نئی بسوں کی حتمی منظوری کے لئے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ(حکومت پنجاب) لیٹر ارسال کیا جا چکا ہے۔ حتمی منظوری آنے پر ایوان کو اگلے لائحہ عمل کے بارے میں آگاہ کر دیا جائے گا۔

لاہور شہر اور گردونواح میں اربن ٹرانسپورٹ کو لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی ریگولیٹ کرتی ہے مگر براہ راست یا بالواسطہ میٹروبس اورنج لائن ٹرین منصوبے شہر میں اربن ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں ایک نمایاں تبدیلی لے کر آیا ہے۔ مزید یہ کہ ایوان میں ٹرانسپورٹ کے حوالے سے حکومت پنجاب کے اقدامات کے بارے میں سوال کیا گیا تھا چونکہ مذکورہ منصوبے براہ راست حکومت پنجاب کے اقدامات میں شامل ہیں اس لئے معزز ایوان کو آگاہ کیا گیا۔

مزید یہ کہ پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کی حالیہ سٹڈی کے مطابق لاہور شہر کی اربن ٹرانسپورٹ کو Integrated Bus Operations کا نام دیا گیا ہے جس کے تحت شہریوں کو اربن ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لئے 122 روٹس بنائے گئے جس پر PMA اور لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی مل کر عوام الناس کو سفری سہولیات فراہم کریں گے۔

لاہور: دھرمپورہ، مغلپورہ، اور جلو موڑ تک روٹس پر بسیں چلانے سے متعلقہ تفصیلات

*8368: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ریلوے سٹیشن سے دھرمپورہ، مغلپورہ اور جلو موڑ تک روٹس پر بسیں بند کر دی گئی ہیں جس اتھارٹی کے احکامات کے باعث ایسا ہوا اس کا نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان روٹس پر دوبارہ بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) مذکورہ الائنمنٹ پر بیشتر اربن روٹ مسافر حضرات کو بس سروس مہیا کر رہے ہیں جن میں ریلوے سٹیشن سٹاپ سے دھرمپورہ سٹاپ تک B-08, B-12, B-12A اور دھرمپورہ سٹاپ سے جلو موڑ سٹاپ تک B-22 عوام الناس کو سفری سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مزدا روٹ B-17 (ریلوے سٹیشن تا جلو پنڈ) بھی اسی روٹ پر سفری سہولیات مہیا کر رہا ہے۔

(ب) معزز ایوان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے سبب شہر میں اربن بس کے تمام روٹوں کو نئے سرے سے بنایا جا رہا ہے اور مستقبل قریب میں مذکورہ الائنمنٹ پر عالمی معیار کے مطابق بس سروس کا آغاز کیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور اورنج لائن ٹرین منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

1423: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب مکمل ہو گا؟

(ب) کیا اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر صوبہ اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے، اگر جواب نہ میں ہے تو کہاں سے، کن شرائط پر کتنا قرضہ لیا گیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبے کی تکمیل مالی سال 18-2017 میں متوقع ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومتِ پنجاب اورنج لائن ٹرین منصوبے پر اپنے وسائل استعمال کر رہی ہے۔

لاہور: ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور تا نارنگ روٹ سے متعلقہ تفصیلات

1768: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی LTC نے لاہور تا نارنگ روٹ نمبر 32 بی پر 14 بسیں چلانے کا اعلان کیا تھا جبکہ گزشتہ دو سال سے مذکورہ روٹ پر صرف ایک بس چل رہی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو بقیہ 13 بسیں کب چلیں گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

جی، یہ درست ہے کہ لاہور تا نارنگ منڈی روٹ پر ایک بس چلائی جا رہی ہے۔ مگر جلد ہی مزید بسیں مذکورہ روٹ پر چلادی جائیں گی جس کے لئے بس آپریٹر کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

نشان زدہ سوال نمبر 8351 کو بار بار مؤخر کرنے کی بجائے سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک request کرنا چاہتا ہوں۔ میرا سوال نمبر 8351 ہے جس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: وہ تو pending ہو چکا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کا جواب کئی اجلاسوں سے موصول نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ ان کی بات سن رہے ہیں اور بتائیں کہ اس سوال کا جواب کب تک آئے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! کون سا سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8351 ہے۔ یہ 2۔فروری 2017 کو بھی pending ہوا تھا اور اب بھی اس سوال کا جواب موصول نہیں ہو رہا۔ آپ kindly یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں وہ جواب لے لے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس کے بعد اب یہ سوال pending نہیں ہو گا بلکہ اس کا پھر کچھ اور ہی ہو گا کیونکہ بار بار اس کو pending کرواتے ہیں جو اچھی بات نہیں ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے اس پر یہی گزارش کی تھی کہ یہ سوال ہمارے پاس دسمبر 2016 میں آیا تھا جس کا جواب بہت سارے محکموں سے لینا تھا لیکن اب اس کا جواب compile کر دیا ہے اور اگلے اجلاس سے پہلے یہ جواب آ جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو ایک پوری اتھارٹی ہے جس میں محکموں کا کوئی تعلق ہی نہیں بنتا۔ اس پر اربوں روپیہ لگا ہے تو کیا اربوں روپے کا کوئی جواب ہی نہیں ہے، دسمبر سے اس کا جواب ہی نہیں آ رہا اور یہ کیا good governance ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ اب فائنل ہے اور اس کے بعد کوئی گنجائش نہیں ہو گی۔ اگر جواب دینا ہے تو دیں گے ورنہ ایوان کی طرف سے کارروائی شروع ہو گی۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، تحاریک استحقاق نہیں ہیں لہٰذا تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 37/17 کا جواب پارلیمانی سیکرٹری جناب سجاد حیدر گجر نے دینا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ پر واقع واسا کی اراضی پر پولیس کی نگرانی میں لینڈ مافیا کا قبضہ کرنے کی کوشش

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! بحوالہ نمبر SO(A&L)9-175/17 مورخہ 16-02-2017 منجانب گورنمنٹ آف پاکستان، ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ عرض ہے کہ سوڈیوال کالونی ملتان روڈ، لاہور 53-1952 میں اربن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ ملازمین درجہ چہارم کے لئے کوارٹر تعمیر کئے، یہ کوارٹر 1974 میں Establishment Agency کے under رہے اور اس کے بعد یہ کالونی H&PP کے under آ گئی۔ اس دوران کالونی کے الاٹیوں نے اپنے کوارٹروں کے سامنے سڑک کی جگہ پر ناجائز

تعمیرات کر لیں جنہیں کئی بار مسمار کیا گیا۔ سوڈیوال کالونی کی گلیوں، سڑکوں اور پارکوں میں تجاوزات محکمہ کے وجود میں آنے سے قبل کی ہیں۔ محکمہ کی پرانی کالونیاں بشمول سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور کی گلیوں، سڑکوں، پارکوں اور دوسری تمام ضروریات کی دیکھ بھال میونسپل کارپوریشن سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذمے ہے، اس طرح تجاوزات کو گرانا بھی انہی کی ذمہ داری ہے البتہ محکمہ کا عملہ تجاوزات گرانے میں میونسپل کارپوریشن سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ مزید برآں اس سلسلہ میں لوکل گورنمنٹ نے مورخہ 01-02-2010 کو چٹھی جاری کی جس میں پارلیمانی سیکرٹری جناب عبدالرزاق ڈھلوں نے میٹنگ کی اور اس میں فیصلہ کیا گیا کہ ڈپٹی ڈائریکٹر ہاؤسنگ تجاوزات کا سروے کرے گا اور دوران سروے ناجائز تعمیرات گرانے کے لئے ڈی سی او، لاہور سکیورٹی فراہم کرے گا۔ کاپی لف ہے۔ دفتر ہذا نے سروے مکمل کر کے 2۔مارچ 2010 کو لوکل گورنمنٹ کو ناجائز تعمیرات گرانے کے لئے تحریر کیا۔ کاپی لف ہے۔ ناجائز تعمیرات کو گرانا میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 234/17 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چوہدری کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت
سادہ لوح افراد کو لوٹنے کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 6۔مارچ 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب بھر میں نوسرباز گروہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت سادہ لوح افراد کو لوٹنے لگا۔ ذمہ داران کارروائی کرنے کی بجائے خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ نوسرباز گروہ کی جانب سے مختلف افراد کے نمبر پر ایس ایم ایس بھیج کر سادہ لوح افراد کو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت بھاری رقم کا انعام نکلنے کا لالچ دیتے ہیں، پھر ان سادہ لوح افراد سے مختلف حیلے بہانوں سے ہزاروں روپے کا balance load کرانے کا کہتے ہیں، سادہ لوح افراد ان کی دھوکا بازی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کے نمبر پر balance بھیج دیتے

ہیں جس سے یہ سادہ لوح افراد load کروائی ہوئی رقم سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ شہری حلقوں نے اس سلسلہ میں حکومت اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ارباب اختیار سے مطالبہ کیا ہے کہ اس منظم نوسر بازوں کے گروہ کے خلاف آگاہی مہم چلائی جائے تاکہ موبائل فون صارفین ان نوسر بازوں کی دھوکہ بازی میں آکر اپنی رقم انہیں نہ دیں۔ اس قسم کے نوسر بازوں کے خلاف حکومتی سطح پر کوئی مناسب و مؤثر اقدامات کر کے ان لوگوں کو قانون کی گرفت میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 235/17 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، جناب آصف محمود!

پنجاب میں نیلام ہونے والی نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کی رجسٹریشن بند کرنے کا انکشاف

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "دُنیا نیوز" کی خبر مورخہ 4۔مارچ 2017 کے مطابق راولپنڈی سمیت پنجاب بھر میں نیلام ہونے والی نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کی رجسٹریشن بند کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے ایکسائز دفاتر کے چکر لگانے پر شہری مجبور ہیں۔ اس کی وجہ سے ٹیکس کی مد میں قومی خزانہ کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ پہلے clearance letter جاری کئے گئے اور پھر گاڑیوں کی رجسٹریشن مبینہ طور پر بند کرنے کے احکامات جاری کئے تاہم یہ احکامات تحریری طور پر نہیں ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی جواب آنے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 238/17 محترمہ شبینہ ذکریا بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

صوبائی دارالحکومت میں سرکاری بوائز و گرلز کالجوں میں اساتذہ کی بوگس حاضری کاانکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 25۔ فروری 2017 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت کے 50 سے زائد سرکاری بوائز اور گرلز کالجوں میں60 فیصد اساتذہ کی بوگس حاضری کاانکشاف ہوا ہے۔ تفصیلات کے مطابق سرکاری کالجوں میں اساتذہ کی تدریسی خدمات سو فیصد یقینی بنانے کی غرض سے حکومت کی ہدایت پر محکمہ تعلیم پنجاب HED نے سخت انتظامات کا اعلان کیا تھا۔اس سلسلے میں اساتذہ کی حاضری کو بائیو میٹرک سسٹم متعارف کروانے کا اعلان بھی کیا گیا تاہم اس پر عمل درآمد آج تک نہیں ہو سکا۔ متعدد اساتذہ نے آپس میں ملی بھگت اور سیاسی اثر و رسوخ سے غیر حاضری کے باوجود حاضری لگانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 240 سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 260 میاں محمد رفیق کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

ٹوبہ ٹیک سنگھ کی 66 فٹ چوڑی جرنیلی سڑک پیر محل شور کوٹ کو بند کرنے کاانکشاف

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس بے حد مفاد عامہ کی تحریک پیش کرنے کے لئے وقت دینے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی جو لاہور خانیوال سیکشن۔III موٹروے تعمیر کروا رہی ہے۔ متذکرہ موٹروے کی تعمیر کی وجہ سے صدیوں پرانی 66 فٹ چوڑی اور ساڑھے چار کلو میٹر لمبی جرنیلی سڑک بند ہو گئی ہے۔ متذکرہ جرنیلی سڑک پیر محل شور کوٹ روڈ از شفیع پٹرولیم تا پیر محل رجانہ روڈ بالمقابل پیر محل

شہر کے مغرب جنوب اور مشرق سے آنے والے بائی پاس کے سامنے ملتی ہے اور یہ سڑک کاشتکاروں کی آمد ورفت نیز تحصیل ہیڈ کوارٹر پیر محل کے لئے بائی پاس اور رنگ روڈ کا کام دیتی ہے۔ متذکرہ موٹروے کی تعمیر کے لئے ابتدائی سروے کرنے والے مجرمانہ غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر ان کو کچی سڑک نظر نہیں آتی تھی تو یہ لوگ تحصیل ہیڈ کوارٹر پیر محل محکمہ مال کے ریکارڈ سے مدد لیتے حتیٰ کہ ریونیو بورڈ لاہور کے ریکارڈ سے بھی مدد لی جا سکتی تھی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ متذکرہ جرنیلی سڑک کی گزرگاہ مکمل طور پر بند ہو گئی ہے۔ جرنیلی سڑک پیر محل شہر کے لئے بائی پاس اور رنگ روڈ کا کام کرتی ہے اور اس کو پختہ کیا جانا حکومت پنجاب کے پروگرام میں بھی شامل ہے۔ اہلیان علاقہ کھیکھا ذیل پیر محل شہر کے قرب و جوار کے دیہاتوں میں جرنیلی سڑک کی گزرگاہ کو بند کئے جانے نیز کئی جگہوں پر واٹر کورس کو راہداری نہ دینے پر حکومت بشمول ذمہ داران کے خلاف شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ راحیلہ انور کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پیش کریں۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ راولپنڈی میں امتحان دینے والی طالبات کے امتحانی سنٹر زان کے گھر سے دور بنانے کا انکشاف

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی کی غفلت کے باعث نہم جماعت کا امتحان دینے والی طالبات کے امتحانی سنٹر ان کی رہائش گاہ کے قریب بنانے کی بجائے دوسرے شہروں میں بنا دیئے جس سے نہ صرف طالبات پریشان ہوئیں بلکہ ان کے والدین بھی چکرا کر رہ گئے۔ مثال کے طور پر گورنمنٹ ہائی سکول برائے ڈیف بلال ٹاؤن جہلم کی طالبہ مس اقراء شاہد جس کا رول نمبر 622334 اور گروپ سیکنڈ ہے، وہ ضلع جہلم کی رہائشی ہے جس کا امتحانی سنٹر ضلع جہلم میں بنانے کی بجائے بورڈ نے غفلت سے سر سید اکیڈمی (سپیشل ایجوکیشن) محمد حسین روڈ راولپنڈی میں بنا دیا ہے۔ اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک طالبہ روزانہ جہلم سے راولپنڈی امتحان دینے کے لئے جائے۔ بورڈ انتظامیہ کی اس غفلت

کے باعث کئی طالبات راولپنڈی شہر میں امتحان دینے پر مجبور ہیں۔ متذکرہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے اور متاثرہ طالبات کو ان کی رہائش کے قریب ہی سنٹر میں امتحان دینے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری بھی ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار تھی جو کہ میرے ہاتھ میں ہے اور اگر اجازت دیں تو اسے پڑھ دوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اب میں آگے جا چکا ہوں اس لئے آپ تشریف رکھیں اور پھر آپ کو وقت دیا جائے گا۔ آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ تو زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ ہر بات کو زیادتی سمجھتے ہیں جو کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کل لے لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، آپ لے آنا اس کو take up کر لیں گے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک پر عام بحث ہو گی۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہو گا۔ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میری ایک قرارداد کافی دنوں سے آئی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: قرارداد؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جی، قرارداد جمع کروائی ہوئی ہے رینجرز کو پنجاب میں تعینات کرنے کے حوالے سے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ منگل کے روز اپنی قرارداد لے کر آئیں کیونکہ اس دن پرائیویٹ ممبر ڈے ہوتا ہے اور قراردادیں اسی دن لی جاتی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رینجرز کو پنجاب میں تعینات کرنے کے حوالے سے سینیٹ میں بھی بات ہو چکی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! مجھ سے مخاطب ہوا کریں۔ اس طرح اچھا نہیں لگتا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ پہلے میری بات سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے اس قرارداد کا متن پڑھ لینے دیں۔

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے کہ پرائیویٹ ممبر ڈے کے لئے قراردادیں ہوتی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پہلے آپ مجھے سن لیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر: جب ضرورت ہو گی تو اسے دیکھ لیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رینجرز کو پنجاب میں اختیارات دیئے گئے ہیں تو اس حوالے سے میرا اس قرارداد کے ذریعے مطالبہ تھا کہ تمام محکموں میں کرپشن کے خلاف بھی جس طرح سندھ میں ہے تو پنجاب بھر میں بھی رینجرز کو اختیارات دیئے جائیں۔ یہ قرارداد کا متن تھا اور یہ انتہائی اہم قرارداد ہے۔ سینیٹ میں بھی بات ہو گئی ہے اور آپ آج اس ایوان مں خوراک پر بحث کر رہے ہیں ناں تو یہاں پر رینجرز کی تعیناتی اور اس کے اختیارات پر بحث ہونی چاہئے تھی۔ میری یہ قرارداد کتنے دنوں سے جمع ہے اور انتہائی اہم قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اب تشریف رکھیں اور بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر اس پر بات کریں گے۔ آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج سے ایک ہفتہ بعد یوم پاکستان بڑے شایان شان طریقے سے منایا جارہا ہے تو میں اس ایوان کے توسط سے حضرت قائداعظم محمد علی جناح، علامہ اقبال اور وہ کارکنان تحریک پاکستان جنہوں نے اپنا خون دے کر ہمیں آزادی دلائی تو انہیں میں خراج عقیدت پیش کرتی ہوں کیونکہ زندہ قومیں اپنے محسنوں کو فراموش نہیں کیا کرتیں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری اگست 2016 کے مہینے کی ایک تحریک التوائے کار pending تھی لیکن اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔ راولپنڈی کا ایک مسئلہ اس میں اٹھایا گیا تھا جسے آپ نے ایک ہفتے کے لئے pending کیا تھا۔

جناب سپیکر: اس کا نمبر بتائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے اس کا نمبر تو یاد نہیں لیکن تھانے پر حملے سے متعلقہ تھی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے اپنی قرارداد پیش کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں اور میں نے آپ کو بتادیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! خوراک پر بحث ہے لیکن یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کا کوئی افسر گیلری میں نہ ہے اور ایوان میں بھی وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبان موجود نہ ہیں تو کس طرح بحث ہو گی؟

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب گیلری میں بیٹھے ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایوان میں ممبران کی حالت دیکھ لیں اور منسٹر بھی نہیں ہیں تو میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں کہ کورم پورا کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے لہٰذا دس منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کر دیا گیا)

(وقفہ کے بعد 12 بج کر 25 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 20۔مارچ 2017 سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔اس کے ساتھ ہی میں یہ بتاتا چلوں کہ فوڈ پر بحث جاری رہے گی اور جو صاحبان اس بحث میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام بھجوادیں۔